11010 ـ كلملة لو (اگر) استعمال كرنے كا حكم

سوال

كسی نے سنا كہ ايک شخص يہ كہہ رہا تھا كہ (لو) اگر آپ ايسے كرتے تو آپ كے ساتھ يہ معاملہ نہ ہوتا تو دوسرے شخص نے يہ بات سن كر كہا كہ نبی صلی اللہ عليہ وسلم نے اس سے منع فرمايا ہے اور يہ ايسا كلمہ ہے اس كا قائل كفر تک چلا جاتا ہے تو دوسرے آدمی نے كہا كہ نبی صلی اللہ عليہ وسلم نے موسی عليہ السلام كا بيان كرتے ہوئے فرمايا :
(اللہ تعالی موسی عليہ السلام پر رحم فرمائے ميری تمنا ہے اگر وہ صبر كرتے حتی كہ اللہ تعالی ان دونوں كا معاملہ ہمارے لئے بيان فرماتا) تو دوسرے نے نبی صلی اللہ عليہ وسلم كے اس فرمان سے استدلال كيا كہ (اللہ تعالی كو طاقت ور مومن كمزور مومن سے زيادہ محبوب ہے حتی نے يہ بات كہی كہ بيشک كلمہ لو (اگر) شيطان كا دروازہ كھولتا ہے) تو كيا يہ اسكا ناسخ ہے يا كہ نہيں۔؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

نبی صلی اللہ عليہ وسلم نے جو بھی فرمايا ہے وہ سب حق ہے اور۔ لو (۔اگر) يہ دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔

پہلی وجہ۔ گزری ہوئی چيز پر بطور غم يا پھر ايسے معاملہ جس كی قدرت تھی اور وہ گزرگيا جسے وہ كر نہ سكا تو اس پر بطور بے صبری يہ لفظ بولنا۔ تو يہ ہے وہ جس سے منع كيا گيا ہے۔

جيسا كہ ارشاد باری تعالی ہے۔

"اے ايمان والو تم ان لوگوں كی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے كفر كيا اور اپنے بھائيوں كے حق ميں جبكہ وہ سفر ميں ہوں يا جہاد ميں ہوں كہا كہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ ہی مرتے اور نہ قتل كئے جاتے اس كی وجہ يہ تھی كہ اس خيال كو اللہ تعالی ان كی دلی كا سبب بنادے"

تو يہ وہ ہے جس سے نبی صلی اللہ عليہ وسلم نے منع فرمايا ہے كہ جيسا كہ انكا قول ہے۔ (اگر آپ كو كوئی تكليف پہنچے تو يہ نہ كہو كہ اگر (لو) ميں اس طرح كرليتا تو ايسا ہوجاتا ليكن يہ كہو كہ اللہ تعالی نے جو چاہا كرديا۔ كيونكہ اگر (لو) يہ شيطان كا عمل كھول ديتا ہے) يعنی آپ پر غم اور افسوس اور بے صبری كھول دے گا۔ اور يہ نقصان دہ نہ

کہ نفع مند بلکہ آپ یہ جان لیں کہ جو آپ کو پہنچنے والا ہے وہ آپ سے غلطی نہیں کرے گا اور جو آپ سے چوک جائے وہ آپ کو ملنے والا نہیں ہے۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

"کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اسکے دل کو ہدایت دیتا ہے"

مفسرین نے کہا کہ وہ آدمی ہے جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ جانتے ہوئے کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے اس پر راضی ہو اسے تسلیم کرے۔

دوسری وجہ: یہ کہ کلمہ (لو) اگر نفع مند علم کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے۔

"اگر آسمان وزمین میں اللہ کے علاوہ اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہوجاتے"

اور یا پھر خیر کی محبت اور اسکے ارادہ سے بولا جائے۔ جیسا کہ: اگر میرے پاس بھی فلاں کی طرح ہوتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح وہ کررہا ہے۔ اور اس طرح تو یہ جائز ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ:

(میری تمنا ہے کہ اگر موسی علیہ السلام صبر کرتے حتی کہ اللہ تعالی ان دونوں کا معاملہ ہمارے لئے بیان فرماتا)

یہ بھی اسی باب سے ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے۔

"انکی خواہش ہے کہ اگر آپ نرمی اختیار کریں تو وہ بھی نرم ہوجائیں"

بیشک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند فرمایا کہ اللہ تعالی انکے قصہ کو بیان فرمائے تو آپ نے اسے صبر کی محبت کی بنا پر بیان کیا جو کہ اس پر مرتب ہوتی ہے تو اس میں جو منفعت تھی اسے جانتے ہوئے آپ نے یہ فرمایا اور اس لئے نہیں کہ اس پر کوئی بے صبری اور غم وافسوس اور نہ ہی صبر کی قدرت رکھتے ہوئے اسے چھوڑنے پر بولا ہے

واللہ تعالی اعلم .